259

علامہ اقبال

اور

مولوی الف دین نفیس

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

پروفیسر اختر راہی

علامہ اقبال

اور

مولوی الف دین نفیس

پروفیسر احمد [illegible]

اکبر الہ آبادی (م ۱۹۲۱ء) کی ظرافت اور زندہ دلی کا ذکر کرتے ہوئے کئی اہلِ قلم نے ان کا یہ شعر نقل کیا ہے ؎

الف دین نے خُوب لکھی کتاب
کہ ب دین نے پائی راہِ صواب

لیکن "الف دین" کی علمی، ادبی اور سماجی خدمات کے بارے میں کسی نے قلم اٹھانے کی ضرورت محسوس نہ کی بلکہ ان کے احوالِ زندگی پر ایک شذرہ لکھنا بھی مشکل ہو گیا۔ سیّد الطاف علی بریلوی اور محمد ایوب قادری صاحبان نے "علی گڑھ تحریک اور قومی نظمیں" مرتب کی اور شعراء کے مختصر حالات دیے۔ لکھتے ہیں:

"شعراء کے حالات مرقعِ شعراء کے عنوان سے باعتبارِ حروفِ تہجی
شامل کیے ہیں جنھوں نے یہ نظمیں لکھی ہیں۔ بعض شعراء ایسے بھی
ہیں جن کے حالات بہم نہ پہنچ سکے۔"[1]

ان ہی شعراء میں مولوی الف دین نفیسؔ کا نام شامل ہے۔

ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید عرفانی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اپنے اس بزرگ کے شعری سرمائے کا انتخاب "کلامِ نفیس" کے نام سے مرتب کیا اور اس کے آغاز میں مولوی الف دین نفیسؔ کی زندگی اور خدمات پر قابلِ قدر معلومات فراہم کی ہیں۔

مولوی الف دین کے اسلاف چراٹ (کشمیر) کے رہنے والے تھے۔ مولوی صاحب کے پردادا عبدالغفار

ترکِ سکونت کر کے موضع مغلاں والی تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں اقامت پذیر ہوئے تھے۔ مولوی صاحب کے دادا خواجہ کمال الدین اور والد خواجہ فضل دین نے اسی گاؤں میں زندگی بسر کی۔[۳]

مولوی صاحب ۱۸۵۸ء میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم مغلاں والی کے قریبی گاؤں کوٹلی امیر علی کے پرائمری سکول میں حاصل کی۔ مڈل سکول ڈسکہ سے ورنیکلر مڈل سکول کا امتحان دیا اور بطور معلم اسی سکول سے وابستہ ہو گئے۔ معلمی کے زمانے میں منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات دیے اور محکمانہ ترقی پائی۔

کامیاب تدریسی زندگی کے باوجود وہ اس پیشے سے زیادہ عرصہ منسلک نہیں رہنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مطالعۂ قانون کی طرف توجہ دی۔ بی۔او۔ایل کی سند حاصل کی اور جالندھر کے مڈل سکول سے الگ ہو کر راولپنڈی آ گئے۔

راولپنڈی میں انہوں نے وکالت شروع کی اور پیشہ ورانہ ضرورت کے تحت انگریزی زبان پر عبور حاصل کیا۔ وہ راولپنڈی کے معروف وکلا میں شمار ہوتے تھے۔

۱۹۰۰ء میں کیمبل پور (اٹک) چلے گئے اور وہاں پریکٹس کرتے رہے۔ ۲۲-۱۹۲۱ء میں وکالت وغیرہ چھوڑ کر ڈسکہ منتقل ہو گئے اور وہیں ۲۹۔ جنوری ۱۹۳۸ء/ ۲۹۔ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ کو وفات پائی۔

مولوی سراج الدین نے قطعۂ تاریخِ وفات کہا جو اُن کی لوحِ مزار پر کندہ ہے ؎

الف دین عارف وکیلِ نفیس
برفت و بہ آغوشِ رحمت شدہ
ملائک بہ تعظیم او خواستند!
چو داخل در ایوانِ وحدت شدہ
چو سالِ وفات از ملک خواستم
مخاطب بالفاظ حکمت شدہ
پئے سالِ رحلت بگو یا "وکیل"
+۶۶
الف دین عارف بجنّت شدہ

۱۲۹۰ = ۱۳۵۶ھ

مولوی الف دین علی گڑھ تحریک کے ہمدرد تھے اور مسلمانوں کی تعلیمی اور قومی پیشرفت کے لیے

کوشاں رہتے تھے۔

۳۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو پنجاب پراونشل مسلم لیگ لاہور کا تاسیسی اجلاس منعقد ہوا۔ مسلم لیگ کے مقاصد سے اتفاق رکھنے والے جو حضرات اجلاس میں شریک نہ ہو سکے اور جن کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں مولوی الف دین ایلیڈر کیمبل پور کا نام بھی شامل تھا۔[۵]

مولوی صاحب مسلم لیگ کے پیغام کی اشاعت کے لیے ہمیشہ سرگرم رہے۔ وہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس اور انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے معاونین میں شامل تھے۔

دسمبر ۱۹۱۴ء میں ایجوکیشنل کانفرنس کا ۲۸واں سالانہ اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا جس میں قومی سطح کے راہنماؤں میں سے مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد، صاحبزادہ سر عبدالقیوم (صوبہ سرحد) مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی، مولانا شوکت علی، سر سید رضا علی، مولانا عبیداللہ سندھی اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان جیسے حضرات شریک تھے۔ اس اجلاس میں مولوی الف دین نے ایک نظم "خطاب بہ مسلم" پڑھی تھی۔ وہ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسوں میں باقاعدگی سے شریک ہوتے اور قومی موضوعات پر اظہارِ خیال کرتے تھے۔

مولوی الف دین نفیس سے حسبِ ذیل کتبِ نظم و نثر یادگار ہیں:

۱۔ مثنوی معارفِ اسلام

یہ مثنوی پہلی عالمی جنگ کے زمانے میں لکھی گئی تھی۔ سادہ الفاظ اور عام فہم انداز میں اسلام کی بنیادی تعلیمات پیش کی گئی ہیں۔ مثنوی انجمن حمایتِ اسلام کے سالانہ جلسے (۱۹۱۷ء) میں پڑھی گئی۔ کہتے ہیں ؎

انجمن ہے حمایتِ اسلام
شہر لاہور جس کا صدر مقام
سالہا سال سے بہ سعیِ تمام
کر رہی ہے یہ خدمت اسلام
اثرِ وقت کی دلیل ہے یہ
ہستیِ قوم کی کفیل ہے یہ
جلسہ سالانہ کرتی ہے ہر سال
جمع ہوتے ہیں اس میں اہلِ کمال

All rights reserved ©2002-2006

علماء زمانہ آتے ہیں
فضلاءِ یگانہ آتے ہیں
میں بھی اس جلسۂ کرام میں
جلسۂ اعظم و معظم میں
کرتا ہوں ہدیۂ محقر پیش
"برگ سبز است تحفۂ درویش"
بارک اللہ ہے کیا مبارک نام
مثنویِ معارفِ اسلام
لکھی ہیں نے یہ مثنویِ نفیس
سال ہجرت ہے تیرہ سو پینتیس

۱۳۳۵ھ

مثنوی معارفِ اسلام دو بار شائع ہو چکی ہے۔
اکبر الہ آبادی نے اسی مثنوی کے بارے میں وہ شعر لکھا تھا جو مضمون کے آغاز میں درج کیا گیا ہے۔

۲۔ اسلام اور ایران

انجمن حمایت اسلام کے ۲۹ویں سالانہ جلسہ میں یہ مقالہ پڑھا گیا تھا۔ خود مولوی صاحب نے ۱۹۱۴ء میں رفاہِ عام پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ صفحات کی تعداد ۱۲۰ ہے۔

۳۔ سرورِ انبیاء

اس رسالے میں مولوی صاحب نے سیرتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس حیثیت سے نظر ڈالی ہے کہ مسلمانوں کو امتِ وسطیٰ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ امتِ وسطیٰ کی خصوصیات کیا ہیں؟ وہ امم سابقہ سے ممتاز کیوں ہے اور وہ کیا تعلیم تھی جس نے قرونِ وسطیٰ میں ایک انقلاب برپا کر دیا تھا؟

یہ رسالہ ماہنامہ "نظام المشائخ" (دہلی) کی جانب سے ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا تھا۔

۴۔ اسلام اور کشمیر

۵۔ اسلام اور رواداری

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2006

۶۔ اخلاقیات اور مشاہیرِ اخلاق (غیر مطبوعہ)

ان کے علاوہ ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ)، ماہنامہ نظام المشائخ (دہلی) اور بعض دوسرے جرائد میں ان کے کئی مضامین چھپے ہیں۔

مولوی الف دین نفیس کا حلقۂ احباب خاصا وسیع تھا۔ علمی وادبی ذوق اور سماجی خدمات کے سبب انہیں مشاہیرِ وقت سے نیاز حاصل تھا۔ منشی محمد دین فوق، مولوی سراج الدین اور علامہ اقبال کے ساتھ وہ خصوصی مراسم رکھتے تھے۔

علامہ اقبال اور مولوی الف دین دونوں سیالکوٹ سے تعلق رکھتے تھے اور دونوں کے اجداد کا تعلق خطۂ کشمیر سے تھا۔ فروری ۱۸۹۶ء میں لاہور کی مسلم کشمیری برادری کے کچھ بزرگوں نے "انجمن کشمیری مسلمان" کے نام سے برادری کو منظم کرنے کی کوشش کی۔ اس انجمن کے مقاصد حسبِ ذیل تھے:

۱۔ شادی و مرگ کی رسوم کی اصلاح

۲۔ کشمیری مسلمانوں میں تعلیم، تجارت اور صنعت و حرفت کی ترویج

۳۔ قوم میں اتحاد و اتفاق بڑھانا

علامہ اقبال اس سماجی تنظیم سے وابستہ تھے۔[۴۴]

۱۸۹۸ء میں "آل انڈیا کشمیری کانفرنس" لاہور میں منعقد ہوئی۔ علامہ اقبال اور دوسرے کشمیری مشاہیر کے ساتھ مولوی الف دین بھی اس کانفرنس میں شریک تھے۔

۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر غور و فکر کرنے اور حکومت پر مسلمانانِ پنجاب کا نقطۂ نظر واضح کرنے کی خاطر "پنجاب پروونشیل ایجوکیشنل کانفرنس" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی۔ علامہ اقبال اس کے سیکرٹری تھے۔ کانفرنس کا اولین اجلاس ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو منعقد ہوا۔ مولوی الف دین نہ صرف اس میں شریک ہوئے بلکہ بحث و تمحیص میں فعال حصہ لیا۔ کانفرنس نے جو قراردادیں منظور کیں ان میں سے ایک یہ تھی:

> "اس کانفرنس کی رائے میں صوبہ پنجاب کے بالعموم اور مسلمانوں کے بالخصوص علمی اغراض اس امر کے متقاضی ہیں کہ اردو زبان ہی کو صوبہ پنجاب کے مدارس میں واحد ذریعۂ تعلیم رہنے دیا جائے۔"[۴۵]

کانفرنس کی روداد سے معلوم ہوتا ہے کہ "یہ" ریزولیوشن مولوی الف دین صاحب وکیل کیمبل پور نے ایک مختصر اور دلچسپ تقریر کے بعد پیش کیا اور مسٹر ظفر علی ڈسٹرکٹ جج بہادر نے اس کی تائید کی۔

چنانچہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔[ش]

"انجمن کشمیری مسلمانان" اور "ایجوکیشنل کانفرنس" جیسی تنظیموں کے پلیٹ فارموں سے علامہ اقبال اور مولوی الف دین کے روابط قائم ہوئے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں پختگی پیدا ہوتی گئی۔ دونوں حضرات کے فکر و خیال میں بڑی ہم آہنگی تھی۔

۱۹۱۵ء میں "اسرارِ خودی" شائع ہوئی۔ اس مثنوی نے جہاں ایک مخصوص حلقے میں بے چینی پیدا کی۔ وہاں مولوی الف دین نے اسے اپنے دل کی آواز جانا۔ خواجہ عبدالحمید عرفانی کی روایت ہے:

"ایک دن مولوی صاحب ایک۔۔۔۔۔ کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے، میں بھی سامنے بیٹھ گیا۔ کہنے لگے: "یہ اقبال کی مثنوی اسرارِ خودی ہے تمہارے لیے مشکل تو ہے مگر بعض اشعار تمہارے لیے قابلِ فہم ہوں گے۔ اس مثنوی کا دوسرا حصہ "رموزِ بیخودی" ہے۔۔۔۔۔ یہ مثنوی لکھ کر اقبال نے مسلمانوں کے فکری جمود کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ یہ مثنوی مولانا روم[رح] کے تتبع میں لکھی گئی ہے۔ اس میں بعض مطالب کی تشریح کے لیے مختصر، عام فہم قصے اور تمثیلیں ہیں۔ اقبال نے مختلف طریقوں سے مسلمانوں میں اتحاد، اعتماد بر نفس، جدوجہد، سعی و کوشش اور جہاد کی روح بیدار کرنے کی کوشش و تلقین کی ہے"۔

مولوی صاحب نے "اسرارِ خودی" میں سے "شیر اور گوسفند" کی داستان بہت دلچسپ الفاظ میں بیان کی۔ جا بجا فارسی شعر نقل کیے۔[ت]

علامہ اقبال اور مولوی صاحب کے درمیان خط و کتابت رہتی تھی۔ مولوی صاحب کے نام علامہ کا صرف ایک خط (مکتوبہ ۹۔ جنوری ۱۹۱۷ء) محفوظ رہ سکا ہے۔ اس خط میں علامہ نے مولوی صاحب کے اشعار پر اپنی رائے لکھی ہے اور رموزِ بیخودی کے بارے میں اطلاع دی ہے۔

علامہ لکھتے ہیں:

"آپ کے اشعار نہایت عمدہ ہیں علمِ غائب اور نصِ غائب الخ پورا شعر کاٹ ڈالیے اور حرزِ جاں لاالٰہ کا دوسرا مصرع کاٹ کر اور مصرع غور فرمائیے باقی اشعار نہایت عمدہ اور صاف ہیں۔

مثنوی اسرارِ خودی کے دوسرے حصے کا قریب پانچ سو شعر لکھا گیا ہے

> مگر ہاتف کبھی کبھی دو چار ہوتے ہیں اور مجھے فرصت کم ہے۔ امید ہے کہ
> رفتہ رفتہ ہو جائیں گے۔
> ہجرت کے مفہوم کے متعلق جو چند اشعار لکھے ہیں، عرض کرتا ہوں تاکہ
> آپ اندازہ کر سکیں کہ یہ کیا چیز ہو گی۔ . . . .[11]

۱۹۲۱ء میں مولوی صاحب کے صاحبزادے ڈاکٹر خواجہ احمد کی شادی علامہ اقبال کے برادرِ بزرگ شیخ عطا محمد کی نواسی سے انجام پائی۔ یہ رشتہ بھی دونوں حضرات کو قریب لانے کا باعث بنا اور اب تک علامہ اور مولوی صاحب کے خاندانوں میں مودت و محبت کے باہمی روابط موجود ہیں۔[12]

یکم جنوری ۱۹۲۳ء کو علامہ کو نائٹ ہڈ (سر) کا خطاب دیا گیا۔ تحریکِ ترک موالات کے پس منظر میں جبکہ لوگ حکومت کے خطابات واپس کر رہے تھے، علامہ کا خطاب قبول کر لینا ان کے دوستوں کو پسند نہ آیا تھا۔ مولانا عبدالمجید سالک نے چند طنزیہ اشعار لکھے اور "انقلاب" کے مزاحیہ کالم "افکار و حوادث" میں اس کا تذکرہ کیا تھا۔ مولوی الف دین بھی ہنگامی جذبے کے تحت کہہ اٹھے ؎

آ سناؤں مصرعِ عطار کے معنی، کہ وہ
کہہ گئے ہیں "شاعری جزویست از پیغمبری"
خضرِ راہ میں پیش گوئی دیکھ لو، اقبال کی
جب نہ تھا ان کے تصور میں بھی اعزازِ سری
جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری[13]

علامہ نے اپنے طرزِ عمل سے واضح کر دیا تھا کہ نائٹ ہڈ کا خطاب انہیں حق گوئی سے باز نہ رکھ سکا۔ اور جن حضرات کو یہ خدشہ تھا کہ اس سے علامہ کی حق گوئی متاثر ہو گی، وہ بھی مطمئن ہو گئے۔ مولوی الف دین بھی آخر دم تک علامہ اقبال کو آزادی اور حقوقِ بشر کا بے باک اور عظیم علمبردار خیال کرتے تھے۔

خواجہ عبدالحمید عرفانی کی روایت ہے کہ:

> "ضربِ کلیم" کو مولوی صاحب نے خاص طور پر پسند کیا اور کہا کہ اس میں سامراج کی منطقی اور اخلاقی بنیادوں پر مؤثر ترین الفاظ میں تنقید کی گئی ہے۔"[14]

مولوی الف دین مرحوم فکرِ اقبال کو عام اور مؤثر دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ ان کے خانوادے

کے معروف صاحبِ قلم ڈاکٹر عبدالحمید عرفانی کی "اقبال شناسی" میں شاید مولوی صاحب کی ان صحبتوں کا اثر بھی ہے جن میں مولوی صاحب نے انہیں اقبال اور اس کے پیغام سے آگاہ کیا تھا۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
اقبال سائبر لائبریری
©2002-2006

○

حواشی:

۱۔ مثال کے طور پر دیکھیے:
عبدالماجد دریابادی : انشائے ماجد لاہور۔ عشرت پبلشنگ ہاؤس (س۔ن) ص ۳۶

۲۔ سید الطاف علی بریلوی / محمد ایوب قادری : علی گڑھ تحریک اور قومی نظمیں
کراچی۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ۷۰ ۱۹ء۔ ص ۳۳

۳۔ منشی محمد دین فوق (م ۱۹ ء) نے "تاریخ اقوام کشمیر" جلد اوّل میں اس خانوادے کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ خواجہ عبدالحمید عرفانی : کلامِ نفیس
سیالکوٹ۔ بزمِ رومی، ۱۹۸۲ء۔ ص ۳۷

۵۔ روزنامہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ بحوالہ مقالہ "تاریخ مسلم لیگ کے دو اہم ورق"
محمد انور امین : مطبوعہ ماہنامہ نصرت لاہور۔ جنوری۔ فروری ۱۹۶۸ء

۶۔ سید الطاف علی بریلوی / محمد ایوب قادری : حوالہ مذکورہ ص ۲۱۲۔ ۲۱۶

۷۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:
محمد عبداللہ قریشی (مقالہ) "اقبال اور انجمن کشمیری مسلماناں" مطبوعہ ماہنامہ ادبی دنیا، لاہور۔ اقبال نمبر۔ دورِ ششم، شمارہ ۲۴

۸۔ بشیر احمد ڈار : انوارِ اقبال؛ کراچی اقبال اکادمی پاکستان ۱۹۶۷ء۔ ص ۲۹۶

۹۔ ایضاً : ص ۲۹۷

۱۰۔ خواجہ عبدالحمید عرفانی : حوالہ مذکورہ۔ ص ۲۲

۱۱۔ شیخ عطاء اللہ : اقبال نامہ حصہ اوّل : لاہور۔ شیخ محمد اشرف (س۔ن) ص ۲۱۲۔۲۱۳

۱۲۔ خواجہ عبدالحمید عرفانی : حوالہ مذکورہ۔ ص ۲۹

۱۳۔ ایضاً : ص ۱۰۲

۱۴۔ ایضاً : ص ۳۰

(A unique monthly of its kind)

ISLAMIC LAW JOURNAL

(Published since 1985)

A LAW JOURNAL EXCLUSIVELY DEVOTED TO REPORTING AND COMPILING THE ISLAMIC LAWS AND LEGAL DECISIONS FROM ALL OVER THE WORLD.

- COMPILATION OF INTERNATIONAL ISLAMIC JUDGMENTS PRONOUNCED BY SUPREME COURTS, HIGH COURTS, FEDERAL SHARIAT COURTS AND APPALLATE SHARIAT BENCH.

- A COMPREHENSIVE RECORD OF DECISIONS ON MUHAMMADAN LAWS, MADE BY THE PRIVY COUNCIL (ENGLAND) AND SUPERIOR COURTS OF THE WORLD DURING LAST 125 YEARS.

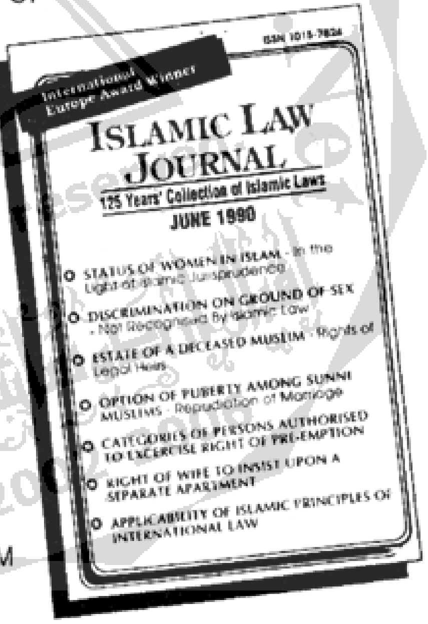

- INVALUABLE RESEARCH MATERIAL IN THE FIELDS OF ISLAMIC LAW INCLUDING CIVIL, CRIMINAL, PERSONAL LAWS AND ISLAMIC JURISPRUDENCE.

- ALL PREVIOUS ISSUES SINCE 1985 ARE AVAILABLE IN THE FORM OF BOUND YEAR BOOKS.

TO ORDER, PLEASE CONTACT:

ORIENTAL PUBLICATIONS

115, MCLEOD ROAD, LAHORE, PAKISTAN
TEL: 042-222784 FAX: 042-221757